17 جنگلات۔ ہماری زندگی کی شہ رگ
(Forest: Our life line)

4715CH17

ایک شام کو بوجھو ایک بزرگ کے ساتھ پارک میں داخل ہوا۔ اس نے اپنے دوستوں کا ان سے تعارف کرایا۔ پروفیسر احمد یونیورسٹی میں کام کرتے تھے اور ایک سائنس داں تھے۔ بچوں نے کھیلنا شروع کر دیا اور پروفیسر احمد ایک کونے میں ایک بنچ پر بیٹھ گئے۔ وہ شہر کی گولڈن جوبلی تقریبات میں شرکت کر کے واپس آئے تھے اس لیے بہت تھکے ہوئے تھے۔ کچھ دیر کے بعد بچے بھی آ گئے اور ان کے چاروں طرف بیٹھ گئے۔ بچے ان سے ان تقریبات کے بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہتے تھے۔ پروفیسر احمد نے انھیں بتایا کہ کلچرل پروگرام کے بعد بڑے لوگوں نے شہر میں بے روزگاری کے مسئلے پر غور و فکر کیا۔ ایک تجویز یہ سامنے آئی کہ شہر سے باہر جو جنگل ہے اس کو کٹوا کر اس علاقے میں ایک فیکٹری لگائی جائے۔ اس سے شہر کی بڑھتی ہوئی بے روزگار آبادی کو کام کے مواقع حاصل ہوں گے۔ جب پروفیسر احمد نے یہ بتایا کہ بہت سے لوگوں نے اس تجویز کی مخالفت کی ہے تو بچوں کو بڑا تعجب ہوا۔



شکل 17.1 جنگل کا ایک منظر

پروفیسر احمد نے سمجھایا کہ اس تجویز کی مخالفت کی وجہ یہ تھی کہ ''فطرت کے اندر جنگلات ہرے بھرے پھیپھڑے ہیں اور پانی کے تصفیہ کا قدرتی نظام بھی'' بچے کچھ حیران سے ہوئے۔ پروفیسر احمد سمجھ گیے کہ بچے جنگل کے نہیں گئے ہیں۔ بچے بھی جنگل کے بارے میں مزید معلومات حاصل کرنا چاہتے تھے اس لیے ان سب نے پروفیسر احمد کے ساتھ جنگل جانے کا فیصلہ کیا۔

17.1 جنگل کا سفر

ایک اتوار کی صبح کو بچوں نے کچھ چیزیں جیسے ایک چاقو، ایک دستی لینس (hand Lens) ایک اسٹک اور ایک نوٹ بک اپنے ساتھ لیں اور ایک گاؤں کے پاس سے جنگل کو جانے والے نشان کے راستے پر چل دیے۔ راستے میں ان کو تیبو ملا جو اس گاؤں کا اور انہی کا ہم عمر ایک لڑکا تھا جو اپنی چچی کے ساتھ جانوروں کو چرانے جنگل لے جا رہا تھا۔ وہ بہت پھرتیلا تھا اور اپنے گلّے کو اکھٹا کرنے کے لیے ادھر اُدھر بھاگتا رہتا تھا۔ جب تیبو نے بچوں کو دیکھا تو اس نے بھی ان کے ہی ساتھ چلنا شروع کر دیا اور اس کی چچی دوسری طرف نکل گئی۔ جیسے ہی وہ جنگل میں داخل ہوئے تو تیبو نے اپنا ہاتھ اٹھا کر ان کو خاموش رہنے کا اشارہ کیا کیونکہ شور سے جنگل کے جانور پریشان ہوتے ہیں۔

تیبو ان کو جنگل میں ایک اونچی جگہ پر لے گیا جہاں سے جنگل کا وسیع منظر نظر آتا تھا۔ بچے بڑے تعجب میں تھے کیونکہ ان کو زمین نظر ہی نہیں آ رہی تھی (شکل 17.1) مختلف پیڑوں کی چوٹیوں نے

زمین کو ہریالی سے ڈھانپ دیا تھا لیکن ہریالی کا یہ غلاف سب جگہ ایک جیسا نہیں تھا۔ پورا ماحول بڑا پرُسکون تھا اور ایک ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا آہستہ آہستہ چل رہی تھی۔ اس نے بچوں کو تروتازگی بخشی اور انہیں خوش کردیا۔

جب وہ نیچے اترے تو چڑیوں کی اچانک آوازیں سن کر اور پیڑوں کی شاخوں پر شورسن کر ان کو بہت اچھالگا۔ تیبو نے ان سے کہا کہ وہ پریشان نہ ہو یہ تو یہاں کی عام بات ہے۔ بچوں کی موجودگی کی وجہ سے کچھ بندر پیڑوں پر اور زیادہ اوپر چلے گئے تھے جس سے چڑیاں تتر بتر ہوگئی تھیں۔ یہ جانوروں کی عام خصوصیت ہے کہ وہ اپنے ساتھی جانوروں اس طرح کے خطرات سے آگاہ اور ہوشیار کردیتے ہیں۔ تیبو نے یہ بھی بتایا کہ جنگلی سور، بھینسے، گیڈر، سیہ خارپشت (Procupine) اور ہاتھی جیسے جانور جنگل کے اندرونی علاقوں میں رہتے ہیں۔ (شکل (17.2) پروفیسر احمد نے ان کو پہلے ہی بتادیا تھا کہ جنگل میں اندرونی علاقوں میں بچوں کو نہیں جانا چاہیے۔

بوجھو اور پہیلی کو یاد آیا کہ انہوں نے چھٹی کلاس میں پڑھا تھا کہ جنگل بھی ایک مسکن (Habiat) ہے (شکل (17.3) اب انہوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا کہ جنگل بہت سے جانوروں



شکل 17.3 جنگل ایک مسکن کی حیثیت سے



شکل 17.2 کچھ جنگلی جانور

اور پودوں کومسکن بھی مہیا کرتے ہیں۔

جنگل ایک مسکن کی حیثیت سے ہے جس زمین پر بچے چل پھر رہے تھے وہ ہموارنہیں تھی اور وہاں بہت سے پیڑ پودے تھے۔ ٹیبو نے ان کو یہ پہچاننے میں مدد کی یہ سال ہے، یہ ساگوان ہے، یہ سمل ہے، یہ شیشم ہے، یہ نیم ہے، یہ انجیر ہے، یہ پلش ہے، یہ کھر ہے، یہ آملہ ہے،






17.4 کچھ جنگلی پیڑ پودے

یہ بانس ہے اور یہ کچنار ہے (شکل (17.4) پروفیسر احمد نے ان کو بتایا کہ جنگل میں اور بھی پیڑ پودے، بوٹیاں، جھاڑیاں اور گھاس وغیرہ ہیں۔ اس کے علاوہ پیڑوں پر بھی مختلف قسم کی بیلیں چڑھی ہوئی تھیں۔ پیڑوں کی پتیوں کی وجہ سے سورج بھی مشکل سے ہی نظر آرہا تھا اور اس وجہ سے جنگل کے اندرونی علاقوں میں اندھرا سا چھایا ہوا تھا۔

سرگرمی 17.1

اپنے گھر کی جو مختلف چیزوں کا مشاہدہ کیجیے اور ان میں سے ان چیزوں کی فہرست بنایئے جو جنگل سے حاصل ہونے والے میٹریل سے حاصل ہوتی ہیں۔

آپ نے جوفہرست بنائی ہے ان میں لکڑی کا کافی سامان ہوگا جیسے پلائی وڈ، جلانے کی لکڑی، لکڑی کے صندوق، کاغذ، ماچس اور فرنیچر وغیرہ۔ کیا آپ کو معلوم ہے کہ گوند، تیل، مسالے، جانوروں کا چارہ اورادویاتی پودے یہ سب ایسی چیزیں ہیں جو ہمیں جنگل سے ہی حاصل ہوتی ہیں (شکل (17.5) شیلا کو اس بات پر حیرت تھی کہ یہ



شکل 17.5

پیڑ پودے لگاتا کون ہے۔ پروفیسر احمد نے بتایا کہ فطرت میں، پیڑ، بیج پیدا کرتے ہیں اور جنگلاتی زمین ان بیجوں کو پھوٹنے اور اگنے کے لیے مناسب ماحول عطا کرتی ہے پھر ان سے پودے نکل آتے ہیں اور پھر باقاعدہ پودے تیار ہو جاتے ہیں۔ کچھ پودے پیڑ بن جاتے ہیں۔ انھوں نے یہ بھی بتایا کہ پیڑ شاخوں والے حصے کو جو تنے کے اوپر ہوتا ہے اسے پیڑ کا کراؤن (crown) کہتے ہیں۔ (شکل 17.6)

پروفیسر احمد نے بچوں سے کہا کہ دیکھو اونچے پیڑوں کی شاخوں نے جنگل کے اور پیڑ پودوں پر ایک چھت سی بنادی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ اس کو سائبان (Canopy) کہا جاتا ہے۔ (شکل(17.7)

سرگرمی 17.2

اپنے قریب کے کسی پارک یا جنگل میں جایئے۔ پیڑوں کو دیکھیے اوران کو پہچاننے کی کوشش کیجیے۔ آپ اپنے بڑوں کی یا پھر ان کتابوں کی مدد لے سکتے ہیں جو پیڑ پودوں کے بارے میں ہیں۔ جن پیڑوں کا آپ نے مشاہدہ کیا ان کی خصوصیات تحریر کیجیے مثلاً ان کی اونچائی۔ پتیوں کی شکل، تاج، پھول اور پھل وغیرہ کی تفصیل لکھیے۔ کچھ پیڑوں کے تاج کراؤن (Crown) کا خاکہ بھی کھینچیے۔



شکل 17.6 کراؤن کی کچھ شکلیں

2019-20

پروفیسر احمد نے بتایا کہ پیڑوں کے تاج مختلف قسم کے اور مختلف سائز کے ہوتے ہیں۔ اس سے جنگل میں مختلف افقی پرتیں بن جاتی ہیں جنھیں ''نچلی منزلیں'' (Under storeys) (شکل 17.7) دیو قامت اور لمبے لمبے پیڑ سب سے اوپری پرت بناتے ہیں اس کے بعد جھاڑیوں اور لمبی گھاس کی پرت ہوتی ہے اور سب سے نچلی پرت بوٹیوں کی ہوتی ہے۔

بوجھو نے پوچھا ''کیا ہمیں ہر جنگل میں ایک ہی جیسے پیڑ ملتے ہیں''، پروفیسر احمد نے بتایا ''نہیں مختلف آب و ہوا کی وجہ سے پیڑ اور پودوں کی قسمیں بھی الگ الگ ہوتی ہیں۔ یہی نہیں بلکہ جانور بھی مختلف قسم کے مختلف جنگلوں میں ملتے ہیں''۔

کچھ بچے خوبصورت تتلیوں کو دیکھنے میں مگن تھے جو ادھر ادھر بوٹیوں اور جھاڑیوں کے پھولوں پر اڑتی پھر رہی تھیں ان بچوں نے جھاڑیوں (Bushes) کو بہت غور سے دیکھا۔ جب وہ دیکھ رہے تھے تو ان کے بالوں اور کپڑوں پر بیج اور چھوٹی جھاڑیاں بھی چمٹ گئیں۔

بچوں نے جنگل کے فرش پر بہت سے کیڑے مکوڑے جیسے مکڑیاں، گلہریاں، چیونٹیاں اور مختلف قسم کے چھوٹے جانور بھی پیڑوں کی چھال، پتیوں اور زمین میں پڑی سڑی پتیوں پر دیکھے۔ (شکل 17.8) بچوں نے اس مخلوق کی تصویریں بنانا شروع کر دیں۔ جنگل کا فرش اندھیری رنگ کا تھا اور اس پر مردہ اور سڑی گلی پتیاں، پھول، بیج، ٹہنیاں اور چھوٹی جھاڑیاں جا بجا بکھری ہوئی تھیں۔ یہ سڑتا گلتا مادہ مرطوب بھی تھا اور گرم بھی۔

بچوں نے اپنے لیے مختلف قسم کے بیج اور پتیاں اکٹھا کیں۔ جنگل کے فرش کے اوپر مردہ پتیوں کی پرت پر چلنا ایسا لگ رہا تھا جیسے اسپنج کی بنی قالین پر چلنا۔

کیا گلا سڑا مادہ ہمیشہ گرم ہوتا ہے۔ پروفیسر احمد نے جواب میں کہا کہ اس سوال کے جواب کے لیے آپ لوگ ایک مشغلہ انجام دے سکتے ہیں۔



شکل 17.7 جنگل کا سائبان اور نچلی منزلیں



شکل 17.8 جنگل کا فرش

سرگرمی 17.3

ایک چھوٹا سا گڑھا کھود لیجیے۔ اس میں سبزیوں کا کچرا اور پتیاں وغیرہ ڈال دیجیے۔ ان کو مٹی سے ڈھک دیجیے۔ تھوڑا پانی بھی ڈال دیجیے۔ تین دن بعد مٹی کی اوپری پرت ہٹا دیجیے کیا گڑھا اندر سے گرم محسوس ہوتا ہے؟

پہیلی نے پوچھا: یہاں تو بہت سے پیڑ ہیں۔ ساتھ ہی اس جیسے جنگل بھی بہت سے ہیں۔ اگر ہم ایک فیکٹری کے لیے کچھ پیڑ کاٹ دیں تو اس سے کیا فرق پکڑے گا؟''

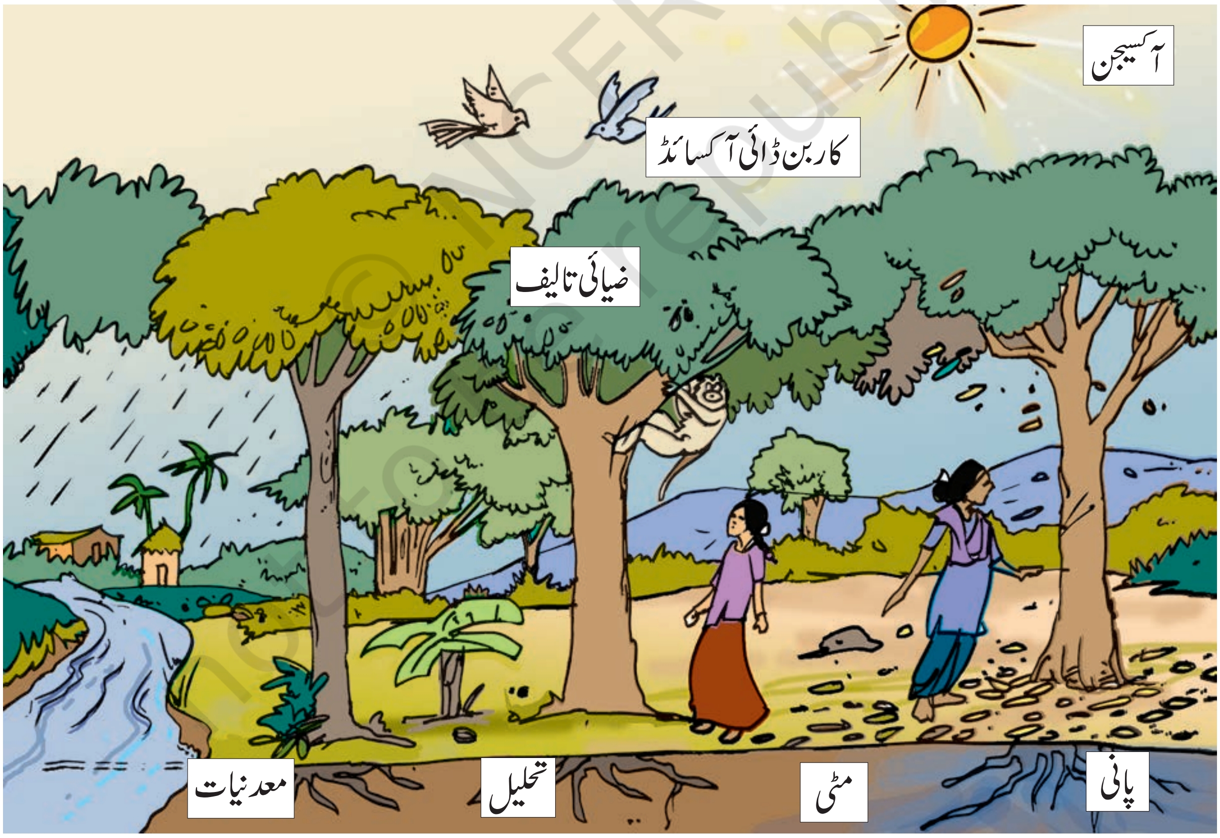
پروفیسر احمد نے جواب دیا: آپ نے خود پرور، اور گند پرور عضویوں کے بارے میں پڑھا ہے۔'' آپ نے یہ بھی پڑھا ہے کہ ہرے پودے کس طرح غذا تیار کرتے ہیں۔ تمام جانور چاہے وہ نباتات خور ہوں یا گوشت خور، بہر حال یہ اپنی غذا کے لیے جانوروں پر ہی منحصر ہیں۔ جو عضویے پودوں کو کھاتے ہیں ان کو اکثر دوسرے عضویے کھا لیتے ہیں اور یہ سلسلہ ایسے ہی آگے بھی چلتا ہے۔ مثال کے طور پر، حشرات گھاس کھاتے ہیں۔ لیکن ان حشرات کو پھر مینڈک کھا لیتے ہیں اور مینڈک کو سانپ کھا لیتے ہیں۔ یہ ایک غذائی زنجیر بن جاتی ہے: گھاس → حشرات → مینڈک → سانپ → چیل، جنگلوں میں مختلف غذائی زنجیریں ہوتی ہیں۔ یہ تمام غذائی سلسلے باہم مربوط ہیں۔ تمام غذائیں زنجیریں ایک دوسرے سے جڑی ہیں۔ اگر کسی بھی غذائی زنجیریں کوئی پریشانی آتی ہے تو یہ تمام غذائی زنجیروں پر اثر ڈالتی ہے۔ جنگل کا ہر ایک حصّہ دوسرے حصّے پر منحصر ہے۔ اگر ہم ان میں سے کسی ایک جزو کو درمیان سے ہٹا دیں مثلاً پیڑوں کو ہٹا دیں تو اس سے تمام اجزا یا حصّے متاثر ہو جائیں گے۔''

پروفیسر احمد نے بچوں سے کہا کہ آپ لوگ جنگل کے فرش سے پتے اٹھا لیجیے اور ان کو دستی لینس سے دیکھیے۔ بچوں نے گلے سڑے پتوں پر چھوٹی چھوٹی مشروم دیکھی۔ انھوں نے ان پر چھوٹے چھوٹے کیڑے، کن کھجورے، چیونٹیاں اور بھونرے وغیرہ بھی دیکھے۔ ان کو تعجب یہ تھا کہ یہ سارے عضویے زندہ کس طرح رہتے ہیں۔ پروفیسر احمد نے ان کو بتایا کہ ان جانوروں کے علاوہ جو کہ آسانی سے نظر آجاتے ہیں، مختلف عضویے اور خوردبینی عضویے بھی زمین میں رہتے ہیں۔ پہیلی کو تعجب تھا کہ مشروم اور دوسرے خوردبینی عضویے کھاتے کیا ہیں۔ پروفیسر احمد نے ان کو سمجھایا کہ وہ بے جان پودوں اور جانوروں کی باقیتوں کو کھاتے ہیں اور ان چیزوں کو ایک گہرے رنگ کی شے میں تبدیل کر دیتے ہیں جسے ہیومس (Humus) کہا جاتا ہے۔ ہیومس کے بارے میں آپ نویں باب میں پڑھ چکے ہیں۔ مٹی کی کس پرت میں آپ کو ہیومس ملے گا! مٹی کے لیے اس کی کیا اہمیت ہے؟

وہ خوردبینی عضویے جو مردہ جانوروں اور مردہ پودوں کو ہیومس

میں تبدیل کردیتے ہیں ان کو تحلیل گر (Decomposers) کہاجاتا ہے۔ جنگلوں میں ان خوردبینی عضویوں کا بہت اہم (کردار) رول ہے۔ فوراً ہی پہیلی نے کچھ مردہ پتوں کا مشاہدہ کیا اور دیکھا کہ جنگل کے فرش کے اوپران پتیوں پر ہیومس کی پرت موجود ہے۔ ہیومس کی موجودگی اس بات کو یقینی بناتی ہے کہ مردہ پودوں اور جانوروں کے تغذیہ بخش عناصر مٹی میں خارج ہوگئے ہیں۔ وہاں سے یہ تغذیہ بخش عناصر یامغذیات جاندار پودوں کی جڑوں کے ذریعے جذب کرلیے جاتے ہیں۔ شیلانے پوچھا کہ ''اگر کوئی جانور جنگل میں مرجاتا ہے تو کیا ہوتا ہے''؟ ٹیبو نے جواب دیا یہ گدھ، کوّے، گیڈر اور حشرات اپنی غذا بنا لیتے ہیں۔ اس طرح ان مغذیات (Nutrieuts) کا دور چلتا رہتا ہے اور اس طریقے پر جنگل میں کوئی چیز بیکار نہیں جاتی (شکل 17.9)

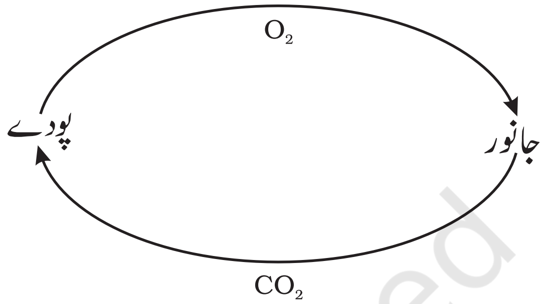
پہیلی نے پروفیسر احمد کو یاد دلایا کہ انھوں نے یہ بات نہیں بتائی کہ جنگلوں کو ہرے بھرے پھیپھڑے کیوں کہا جاتا ہے۔ پروفیسر احمد نے وضاحت کی کہ پودے ضیائی تالیف کے ذریعے آکسیجن خارج کرتے ہیں۔ پودے جانوروں کے سانس لینے کے لئے آکسیجن مہیا کرنے میں مددگار ہوتے ہیں۔ یہ پودے فضا میں آکسیجن اور کاربن ڈائی آکسائڈ کے درمیان ایک توازن بھی قائم رکھتے ہیں (شکل 7.10) اس وجہ سے جنگلات کو پھیپھڑے کہاجاتا ہے۔



شکل 17.9 جنگل میں پودوں، مٹی اور تحلیل گروں کا باہمی رشتہ



پہیلی نے اپنے ساتھیوں کو یاد دلایا کہ آپ سب نے پہلے باب میں ضیائی تالیف کے بارے میں پڑھ رکھا ہے



شکل 17.10 آکسیجن اور کاربن ڈائی آکسائڈ کا توازن

بچوں نے آسمان میں بادلوں کے ٹکڑے دیکھے۔ بوجھو کو یاد آیا کہ اس نے چھٹی کلاس میں آبی دور کے بارے میں کیا پڑھا تھا۔ پیڑ پودے اپنی جڑوں کے ذریعے پانی کو جذب کر لیتے ہیں اور پھر تبخیر کے ذریعے ہوا میں آبی ابخرات خارج کرتے ہیں۔ اگر پیڑ پودے کم ہوں گے تو یہ آبی دور کیسے پورا ہوگا؟

ٹیبو نے بچوں کو بتایا کہ جنگل صرف جانوروں اور پودوں کا ہی مسکن ہی نہیں ہے۔ بہت سے لوگ بھی اس میں رہتے ہیں۔ ان میں سے کچھ لوگ تو قبائلی ہوتے ہیں۔ ٹیبو نے ان کو بتایا کہ ان کی زندگی جنگلوں پر ہی منحصر ہوتی ہے، جنگل انھیں غذا، پناہ گاہ، پانی اور دوائیں مہیا کراتے ہیں۔ یہ لوگ جنگلوں کے اندر بہت سی روایتی جڑی بوٹیوں سے واقف ہوتے ہیں۔

جب بوجھو ایک چشمے سے پانی پی رہا تھا تو اس نے کچھ ہرنوں کو چشمہ پار کرتے دیکھا (شکل 17.11) پھر وہ جھاڑیوں میں غائب ہو گئے۔ گھنی جھاڑیاں اور گھاس جانوروں کو غذا اور بسیرا دونوں ہی چیزیں مہیا کراتی ہیں۔ یہ جھاڑیاں ان جانوروں کو جنگل کے گوشت خور جانوروں سے بھی محفوظ رکھتی ہیں۔



شکل 17.11 جنگل میں ہرن



پہیلی کو یاد آیا کہ اس نے اپنے اسکول کی دیوار پر پیپل کا چھوٹا سا پودا دیکھا تھا۔ کیا آپ اس معاملے میں پہیلی کی کچھ مدد کر سکتے ہیں کہ ایسا کیوں کر ہوا ہوگا؟

ٹیبو جب جنگل کے فرش کو قریب سے دیکھنے لگا۔ اس نے بچوں کو بلایا اور ان کو کچھ جانوروں کی لید دکھائی اور مختلف قسم کی لید گوبر وغیرہ کے درمیان فرق سمجھایا۔ پروفیسر احمد نے سمجھایا کہ جنگل کے افسران لید اور پیروں کے نشانات سے وہاں موجود جانوروں کو پہچان لیتے ہیں۔

بوجھو نے سب بچوں کو بلایا اور ان کو لید کا ایک بڑا سا سڑتا ہوا ڈھیر دکھایا۔ کچھ بھونرے اور پھل روپ اس ڈھیر سے اپنی غذا حاصل کر رہے تھے اور کچھ بیجوں کے کلّے نکل رہے تھے۔ یہ انکورے جھاڑیوں اور بوٹیوں کے ہیں'' جانور کچھ بیجوں کو منتشر کرنے میں بھی مدد دیتے ہیں اور اس طرح جنگل میں پیڑ پودوں کے اگنے میں مددگار ہوتے ہیں۔ پروفیسر احمد نے بتایا کہ ''جانوروں کا گوبر انکوروں کے لیے مغذی ہوتا ہے''۔

یہ سن کر بوجھو نے اپنی نوٹ بک میں لکھا: ''بہت سے پیڑ پودوں کو اگا کر جنگلات نباتات خور عضویوں کے لیے غذا اور مسکن دونوں کے عظیم تر مواقع فراہم کرتے ہیں۔ نباتات خوروں کی بڑی تعداد کا مطلب ہے گوشت خوروں کی بڑی تعداد کے لیے زبردست غذائی سہولت۔ جانوروں کی اقسام کا تنوع جنگل میں نباتات کی نمو اور احیا میں مدد کرتا ہے۔ تحلیل گر جنگل میں نمو پذیر پیڑ پودوں کے لیے مغذیات کی فراہمی کو بنائے رکھتے ہیں۔ اسی لیے جنگل 'ایک فعال اور زندہ ہستی' ہیں ۔ جو زندگی اور قوت حیات سے مالا مال ہیں۔''

تقریباً شام کے وقت بچے گھروں کو لوٹنا چاہتے تھے ٹیبو نے ان کو واپس جانے کے لئے دوسرا راستہ اختیار کرنے کا مشورہ دیا۔ جب وہ گھر لوٹ رہے تھے تو بارش شروع ہوگئی۔ ان کے لیے تعجب کی بات یہ تھی کہ بارش کے قطرے سیدھے جنگل کے فرش پر نہیں گر رہے تھے۔ پیڑوں کی سب سے اونچی پرت یا سائبان بارش کے قطروں کو راستے ہی میں روک دیتی تھی اور بارش کا پانی پیڑوں کی شاخوں اور تنوں سے ہو کر گرتا تھا اور پتوں سے آہستہ آہستہ جھاڑیوں اور بوٹیوں کے اوپر گرتا تھا۔



شکل 17.12 دیوار پر پودا

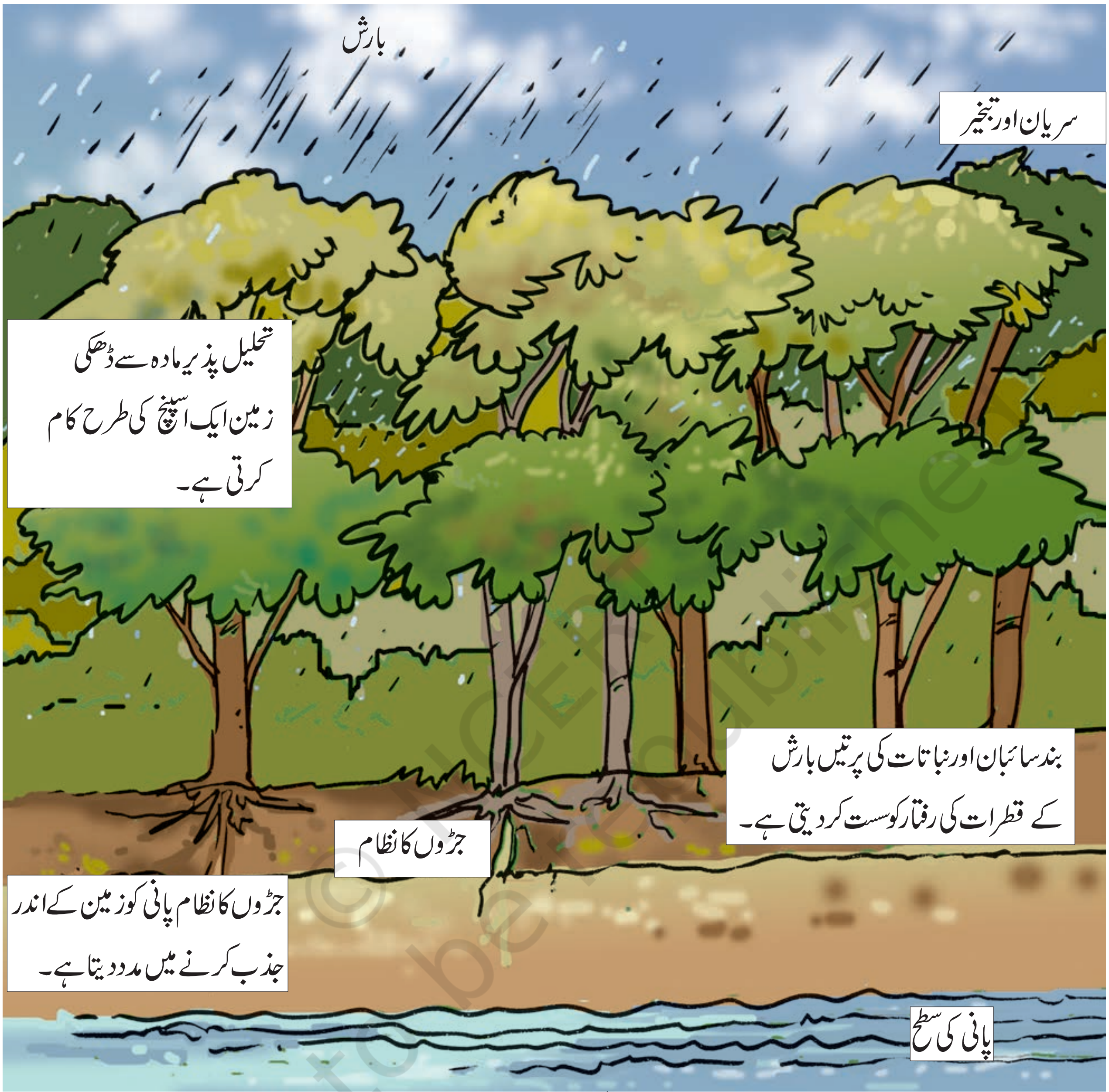
انھوں نے دیکھا کہ زمین اب بھی سوکھی تھی۔ لگ بھگ آدھے گھنٹے کے بعد، بارش رک گئی۔ اب انھوں نے دیکھا کہ جنگل کے فرش پر مردہ پتوں کی پرت نم معلوم ہونے لگی تھی۔ مگر جنگل میں پانی نہیں رکا۔



بوجھو نے سوچا کہ اگر اس کے شہر میں بھی ایسی ہی زوردار بارش ہوتی تو نالیوں اور سڑکوں پر پانی بھر گیا ہوتا۔

اگر آپ کے شہر میں ایسی ہی تیز بارش ہو تو کیا ہوگا؟ پروفیسر احمد نے یہ بھی بتایا کہ جنگل بارش کے پانی کو جذب کرنے کا کام بھی کرتے ہیں اور رساؤ کا کام بھی کرتے ہیں جنگل پانی کے جدول کو سارے سال برقرار رکھتے ہیں۔ جنگل نہ صرف سیلاب پر قابو کرتے ہیں بلکہ چشموں میں پانی کے بہاؤ کو بھی برقرار رکھتے ہیں جس سے ہمیں پانی کی مسلسل فراہمی ہوتی رہتی ہے۔ اس کے برخلاف اگر جنگل نہ ہوتے تو بارش سیدھی زمین سے ٹکراتی اور آس پاس کا سارا علاقہ سیلاب میں ڈوب جاتا۔ بھاری بارش مٹی کو بھی نقصان پہنچا سکتی ہے۔ پودوں کی جڑیں عام طور پر مٹی کو باندھے رہتی ہیں لیکن ان کی غیر موجودگی میں ساری مٹی ڈھل جاتی یا کٹ جاتی۔

بچے واپسی میں ایک گھنٹہ کے لئے ٹیبو کے گھر رکے۔ گاؤں کا موسم بہت سہانا تھا۔ گاؤں کے لوگوں نے بتایا کہ اردگرد جنگل کی وجہ سے ان کے یہاں بارش خوب ہوتی ہے اور ہوا بھی ٹھنڈی رہتی ہے۔ جنگلوں کی وجہ سے شور غل کی آلودگی بھی کم ہوتی ہے کیونکہ جنگل قریب کی قومی شاہراہوں کے شور کو بھی جذب کر لیتے ہیں۔



شکل 17.13

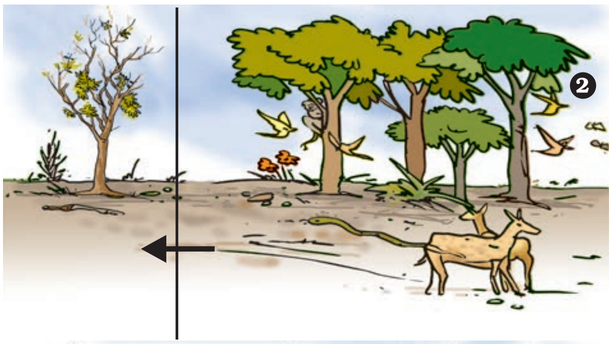
بچوں نے اس گاؤں کی تاریخ بھی معلوم کی اور یہ معلوم کرکے ان کو بڑا تعجب ہوا کہ یہ گاؤں اور آس پاس کی زراعتی زمین تقریباً ساٹھ سال پہلے جنگل کو صاف کرکے ہی بنائی گئی تھی۔ ٹیبو کے دادا نے ان کو بتایا کہ جب میں جوان تھا، تو گاؤں اتنا بڑا نہیں تھا جتنا آج ہے، اس کے چاروں طرف بھی جنگل تھا۔ سڑکوں اور عمارتوں کی تعمیر، صنعتی ترقی اور لکڑی کی بڑھتی ہوئی مانگ سے جنگل کم ہوتے چلے گئے۔ میں تو کچھ خوش نہیں ہوں کیونکہ جنگل اور آس پاس کے علاقے میں اب احیا کم ہورہا ہے اور جنگل پیڑوں کی کٹائی نیز جانوروں کے ذریعہ گھاس کے بڑھتے ہوئے استعمال کی وجہ سے ختم ہوتے جا رہے ہیں۔ پروفیسر احمد نے کہا کہ اگر ہم

سوجھ بوجھ سے کام لیں تو جنگلوں اور ماحول کو ترقی کے ساتھ ساتھ ان کو محفوظ رکھ سکتے ہیں۔

بچوں نے ایسے کسی واقع کے نتائج کو ظاہر کرنے کے لیے کچھ تصویریں بھی تیار کیں۔ اس سفر کے آخر میں پروفیسر احمد نے بچوں سے کہا کہ آپ سب لوگ اس سفر کی اہمیت پر اپنے خیالات لکھ لیں۔ بچوں نے لکھا: جنگل ہمیں آکسیجن دیتے ہیں، یہ مٹی کو محفوظ رکھتے ہیں اور بہت سے جانوروں کو مسکن مہیا کراتے ہیں۔ جنگلات کی وجہ سے ہی آس پاس کے علاقوں میں اچھی بارشیں ہوتی ہیں۔ جنگلات اور پانی پودوں عمارتی لکڑی اور بہت سی دوسری چیزوں کا ذریعہ ہیں۔ ہمارے لیے ان کی حفاظت کرنا ضروری ہے۔

اگر جنگل نہ رہیں گے تو کیا ہوگا؟







① اگر جنگل غائب ہو جائیں گے تو ہوا میں کاربن ڈائی آکسیجن کی مقدار بڑھ جائے گی اور نتیجے میں زمین کا درجۂ حرارت بڑھ جائے گا۔

② پیڑوں اور پودے نہ ہوں تو جانوروں کو غذا اور سہارا نہیں ملےگا۔

③ اگر پیڑ نہ ہوں گے تو مٹی پانی کو نہیں روک پائے گی اور نتیجتاً سیلاب آجائیں گے۔

④ جنگلات کا صفایا کرنے سے ہماری زندگی اور ماحول خطرے میں پڑ جائے گا۔ سوچیے کہ ہم جنگلات کی حفاظت کے لیے کیا کریں؟



کلیدی الفاظ

سائبان (Canopy)	تحلیل گر (Decomposers)	بیجوں کا انتشار (Seed dispersal)
کراؤن (Crown)	ہیومس (Humus)	مٹی کا کٹاؤ (Soil erosion)
جنگلات کا صفایہ (Deforestation)	احیا (Regeneration)	نچلی منزل (Under storey)

آپ نے کیا سیکھا؟

ہم اپنے آس پاس کے جنگلات سے مختلف چیزیں حاصل کرتے ہیں۔

- جنگل ایک ایسا نظام ہے جو مختلف پودوں، جانوروں اور خورد عضویوں پر مشتمل ہے
- جنگل میں پیڑ سب سے اونچی پرت کی تشکیل کرتے ہیں۔اس کے بعد جھاڑیاں ہوتی ہیں اور بوٹیاں نباتات کی سب سے نچلی پرت کی تشکیل کرتی ہیں۔
- نباتات کی مختلف پرتیں جانوروں، چڑیوں اور حشرات کو کھانا اور بسیرا (مسکن) مہیا کرتی ہیں۔
- جنگل کے مختلف حصّے ایک دوسرے پر منحصر ہوتے ہیں۔
- جنگل نشو ونما پاتے رہتے ہیں، بدلتے رہتے ہیں اور ان کا احیا ہوتا رہتا ہے۔
- جنگل میں مٹی، پانی، ہوا اور جاندار عضویوں کے درمیانی باہمی تال میل ہے۔
- جنگل مٹی کو کٹاؤ سے بچاتے ہیں۔
- مٹی جنگلوں کی نشو ونما اور احیا (Regeneration) میں مدد کرتی ہے۔
- جنگل میں رہنے والے لوگوں کے لیے جنگل ان کی زندگی کی شہ رگ ہے۔
- جنگلات آب وہوا، آبی دور اور ہوا کی قسم پر اثر انداز ہوتے ہیں۔

مشقیں

1۔ جنگلوں میں جانوروں کا رہنا، جنگلوں کی نمو اور احیا میں مدد کرتا ہے۔وضاحت کیجیے۔

2۔ وضاحت کیجیے کہ جنگلات کس طرح سیلاب کو روکتے ہیں؟

3۔ تحلیل گر کیا ہوتے ہیں؟ ان میں سے کسی دو کے نام بتائیے۔ وہ جنگلوں میں کیا کام کرتے ہیں؟

4۔ فضا میں آکسیجن اور کاربن ڈائی آکسائڈ کے درمیان توازن قائم رکھنے میں جنگلات کا کیا کردار ہے؟

5۔ کیا وجہ ہے کہ جنگلوں میں فضلہ نہیں ہوتا؟

6۔ جو چیزیں، ہمیں جنگلات سے ملتی ہیں ان میں سے پانچ کی ایک فہرست بنائیے۔

7۔ خالی جگہوں کو پُر کیجیے۔

(a) ___ میں حشرات، تتلیاں، شہد کی مکھیاں اور چڑیاں پھلنے پھولنے میں پودوں کی مدد کرتے ہیں۔

(b) جنگل............اور............کا تصفیہ کرتا ہے

(c) جنگل میں بوٹیاں سب سے........... پرت بناتی ہیں۔

(d) گلے سڑے پتے اور جانوروں کی لید جنگل میں.................کو مالا مال کر دیتے ہیں

8۔ جو جنگل ہم سے بہت دور ہیں ان سے وابستہ مسائل اور معاملات کے بارے میں ہم کیوں فکرمند ہوں؟



شکل 17.15

9۔ بتائیے کہ جنگل میں مختلف قسم کے جانوروں اور پیڑ پودوں کی ضرورت کیوں ہے؟

10۔ شکل 17.15 ہی آرٹسٹ لیبل لگانا اور تیروں کی سمتیں بنانا بھول گیا ہے۔ آپ تیروں پر سمتوں کے نشان لگایئے اور مندرجہ ذیل لیبل کو ڈائی گرام پر چسپاں کیجیے۔

بادل، بارش، کرہ باد ،کاربن ڈائی آکسائڈ، آکسیجن ، پودے، جانور، مٹی، جڑیں، پانی کی نہر(سطح)

11۔ ان میں سے کون سی شے جنگل کی نہیں ہے۔

(1) گوند (ii) پلائی وڈ (iii) مہر لگانے کا موم (Wax) (iv) مٹی کا تیل

12۔ مندرجہ ذیل میں سے کون سا بیان درست نہیں ہے؟

(1) جنگلات مٹی کو کٹاؤ سے بچاتے ہیں۔

(ii) جنگلات میں پودے اور جانور ایک دوسرے پر منحصر نہیں ہیں۔

(iii) جنگلات آب و ہوا اور آبی دور کو متاثر کرتے ہیں

(iv) مٹی نمو اور احیا میں جنگلوں کی مددگار ہوتی ہے۔

13۔ خورد بینی عضویے مردہ پودوں پر عمل کر کے درج ذیل میں سے کیا تیار کرتے ہیں؟

(i) ریت (ii) مشروم (iii) ہیومس (iv) لکڑی

توسیعی آموزش — سرگرمیاں اور پروجیکٹ

1۔ محکمۂ ماحولیات کو یہ فیصلہ لینا ہے کہ کیا آپ کے علاقے میں ایک رہائشی کامپلیکس بنانے کے جنگل کے کچھ حصّے کی صفائی کر دی جائے۔ آپ ایک شہری کی حیثیت سے اس محکمہ کو خط لکھ کر اپنے نقطۂ نظر کی وضاحت کیجیے۔

2۔ ایک جنگل میں جائیے۔ ذیل میں کچھ اشارات دیے جا رہے ہیں۔ آپ کا یہ سفر ان اشارات کی روشنی میں زیادہ سودمند ہوگا۔

(a) جنگل میں جانے کے لیے باقاعدہ اجازت لیجیے۔

(b) اچھی طرح اس بات کی یقین دہانی کر لیجیے کہ آپ کو راستے معلوم ہیں۔ اپنے ساتھ نقشہ بھی لیجیے۔ اور کسی ایسے شخص کو ضرور ساتھ لیجیے جو علاقے سے واقف ہو۔

(c) جو کچھ آپ نے دیکھا اور کیا اس کو قلم بند کر لیجیے۔ آپ کے مشاہدات آپ کے سفر کو زیادہ مفید اور دلکش بنا دیں گے۔ خاکے اور تصاویر بہت مفید ہوں گی۔

(d) آپ چڑیوں کی آوازوں کو ریکارڈ کر سکتے ہیں

(e) مختلف قسم کے بیجوں اور سخت پھلوں کو اکٹھا کیجیے۔

(f) مختلف قسم کے پیڑوں، جھاڑیوں اور بوٹیوں وغیرہ کو پہچاننے کی کوشش کیجیے۔ جنگل میں مختلف مقامات کے پودوں کی اور مختلف پرتوں کی فہرستیں تیار کیجیے۔ آپ ان سبھی پودوں کے نام تو نہیں بتائیں گے لیکن وہ کہاں اگتے ہیں یہ بات یاد رکھنے کے لیے بیش قیمتی ہے اور دیکھنے کی بھی۔ پودوں کی اونچائی، کراؤن کی شکل، چھال کی ساخت، پتوں کا سائز اور پھولوں کا رنگ نوٹ کیجیے۔

(g) جانوروں کی لید کو پہچاننے کے لیے جانیے۔

(h) جنگلات کے افسران، قریبی دیہات کے رہنے والوں اور دیگر لوگوں کا انٹرویو لیجیے۔

آپ کبھی بھی پرندوں کے انڈوں کو مت اٹھائیے اور نہ ان کے گھونسلوں کو خراب کیجیے۔

مزید معلومات کے لیے درج ذیل ویب سائٹ دیکھیے۔

www.wild-india.com

کیا آپ جانتے ہیں؟

ہندوستان میں جنگلوں سے ڈھکا ہوا رقبہ مجموعی رقبے کا تقریباً 21% ہے آزادی کے بعد سے اس میں برابر کمی آرہی ہے۔ لیکن اب لگتا ہے کہ لوگوں نے جنگلات کی اہمیت کو سمجھ لیا ہے۔ اب جو رپورٹیں آرہی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ جنگلات سے ڈھکے علاقوں میں پچھلے چند سال کے اندر اضافہ ہوا ہے۔